اہلِ حدیث
اور
شیعہ مذہب
محمد یحییٰ انصاری اشرفی
شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
23-2-75/6 مغلپورہ - حیدرآباد - اے پی

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : اہلحدیث اور شیعہ مذہب
تصنیف : محمد یحییٰ انصاری اشرفی
پروف ریڈنگ : محمد فیضان چشتی القادری
تصحیح ونظر ثانی : سید خواجہ معز الدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)
اشاعت اول : مئی ۲۰۰۴ تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
اشاعت دوم : جولائی ۲۰۰۴ تعداد : ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)
قیمت: 15 روپیئے

ملنے کا پتہ :

مکتبہ انوار المصطفٰے

۶/۷۵-۲-۲۲، مغل پورہ حیدر آباد (دکن)

MAKTABA ANWARUL MUSTAFA
Moghalpura, Hyderabad - A.P.
Phone : 55712032, 24477234

☆ مکتبہ اہل سنت وجماعت، عقب قدیم اچار گھر، مسجد چوک، حیدر آباد۔
☆ سیدی اینڈ سنس، پتھر گٹی، حیدر آباد۔
☆ کمرشیل بک ڈپو چار مینار حیدر آباد۔
☆ مکتبہ عظیمیہ، پنچ محلہ، نیو بس اسٹانڈ چار مینار۔
☆ جامع مسجد محمدی گشن باغ، حیدر آباد۔
☆ کاظم سیریز تالاب کٹہ، حیدر آباد۔

فہرست مضامین

صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ   صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
آیدہٗ بِاٰیَتِہٖ اَیْدِنَا بِاَحْمَدَا   مَنْ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا   اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجِّدًا
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے   نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پکارے   تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبياء والمرسلين
وعلىٰ آله واصحابه اجمعين .... أما بعد

شیعہ اور اہلحدیث کا تاریخی پس منظر

شیعہ مذہب کا پس منظر:

اسلام میں رونما ہونے والے فرقہ ہائے باطلہ میں شیعہ فرقہ قدیم ترین فرقہ ہے جس کا وجود ایک سازش کے تحت لایا گیا۔ یہود کی اسلام دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں' قرآن مجید نے بھی اس کی گواہی دی ہے ﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾ (المائدہ) مومنین کا سخت ترین دشمن لوگوں میں سے یہود اور مشرکین کو پائے گا

اسلام کی آفاقی ہمہ گیر ترقی سے یہودی حیران وخوفزدہ تھے اور اسلام کے سیلاب کو روکنا اُن کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اس لئے انھوں نے یہ پالیسی بنائی کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر دیا جائے اور اُن کے عقائد کو مشکوک ومشتبہ بنا دیا جائے تا کہ اُن کے اندر سے دین کی اسپرٹ ختم ہو جائے' چنانچہ اس خطرناک منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہودیوں نے منافقانہ طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور ایک یہودی عبداللہ ابن سبا المعروف با بن سوداء کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ عبداللہ ابن سبا یہودیوں میں سرفہرست تھا اور اس تمام تر توجہ کا مقصد اسلامی عقائد پر شک وشبہ کا اظہار کرنا اور حضور ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹی احادیث تیار کرنا تھا۔ مصر کے ایک مشہور عالم دین شیخ محمد ابوزہرہ لکھتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابن سبا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ شخص

حضور ﷺ کی جانب جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے (تاریخ المذاہب الاسلامیہ)

معتبر تاریخی حوالوں کے مطابق عہد عثمانی کے اواخر میں ابن سبا کا ظہور ہوا اور اس کا نصب العین تحریک اسلامی کو ہر طرح شل اور معطل کرنا تھا۔

ابن سبا نے حضور نبی کریم ﷺ کی قدر و منزلت کم کرنے کے لئے 'امامت اور عصمت ائمہ' کا نظریہ پیش کیا اور کہا کہ امامت امیر المومنین سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موروثی حق ہے کیونکہ جس طرح ہر نبی کا ایک وصی چلا آیا ہے اسی طرح امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وصی ہیں (کشی معرفۃ اخبار الرجال)

ابتداء میں لفظ شیعہ حمایتی اور طرفدار کے معنی میں استعمال ہوا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار اور مداحوں کو شیعانِ عثمان اور حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حمایتی اور بہی خواہوں کو شیعانِ علی کہا جاتا تھا۔۔ یہ نظریاتی نہیں بلکہ سیاسی تقسیم تھی۔ ۳۹ ہجری میں کچھ لوگ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت دینے لگے اور حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دیگر خرافات مثلاً وصی اور بلافصل خلیفۃ الرسول اور امام کی معصومیت کا عقیدہ اُن میں شامل ہوگیا۔۔ بس یہی تھا شیعیت کا نقطۂ آغاز۔۔

شیعانِ عثمان نے جب دیکھا کہ شیعانِ علی کہلانے والے اپنے عقیدہ میں غلو کرنے لگے اور اسلام کی روح کے منافی عقیدے اختیار کرتے ہیں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حمایتیوں نے خود کو شیعانِ عثمان کہنا بند کر دیا۔ اب میدان میں صرف شیعانِ علی رہ گئے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے بھی اضافت کو ختم کر کے اپنے آپ کو مطلقاً شیعہ کہنا شروع کر دیا۔ اسلام کو جس قدر فرقہ شیعہ سے نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے کسی بدترین سے بدترین دشمن سے نہیں پہنچا۔ آج تک اُمت اس نقصان کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔

اہلحدیث مذہب کا پس منظر:

غیر مقلدین (اہلحدیث) ایک نومولود فرقہ ہے جو ۱۸۵۷ء کے بعد معرض وجود میں آیا جس کا مقصد بھی شیعوں کی طرح اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے اور یہ اُن کا محبوب اور پسندیدہ ترین مشغلہ ہے۔ اہلحدیث کا وجود ڈیڑھ سو سال سے پہلے کہیں نظر نہیں آتا۔ شیعوں اور غیر مقلدین میں یکسانیت اور اتحاد ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ شیعہ فرقہ صیہونیت اور استعماریت کے ناجائز ملاپ کا نتیجہ اور پیدا کردہ ہے اور فرقہ غیر مقلدین اُن کا پروردہ۔ جماعت اہلحدیث دور جدید کا ایک نہایت ہی پُرفتن' بدعقیدہ' دہشت گرد' وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اسلامی اقدار نظریات و افکار اور صحابہ کرام' تابعین عظام' محدثین ملت' فقہائے امت' اولیاء اللہ' ائمہ دین' مجتہدین و مجددین اسلام اور اسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت' تفسیر بالرائے' احادیث مبارکہ کی من مانی تشریح' خود ساختہ عقائد و مسائل' انکار فقہ اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی و بکواس اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے۔ اہلحدیث کی ولادت انگریزی دور میں ہوئی تھی اور انگریز نے اپنی پرانی عادت 'لڑاؤ اور حکومت کرو' کے مطابق مسلمانوں کی تحریک آزادی میں نقب لگانے کے لئے ان غیر مقلدوں (اہلحدیثوں) کو جاگیر اور مناصب اور نوابی دے کر ایک نئے مذہب کے طور پر کھڑا کیا تھا۔ اُن کے ہاتھ میں آزادی مذہب اور عدم تقلید کا جھنڈا تھما دیا اور عام مقلدین (حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی) کے خلاف مختلف انداز سے اُن کی پشت پناہی کرتے رہے' اُن کے دینی اور شرعی مسائل جمہور مسلمین سے الگ تھے اور اُن کا عقیدہ بھی بالکل نئے قسم کا تھا جس سے مسلمانان ہند بھی واقف نہیں تھے۔ پہلے ان لوگوں نے اپنی جماعت کو موحدین کی جماعت کہا یعنی صرف یہ موحد بقیہ سب مشرک۔۔ مگر یہ نام چل نہ سکا تو انہوں نے خود کو محمدی کہنا شروع کیا مگر اس پر بھی زیادہ دن قائم نہ رہ سکے' پھر خود کو غیر مقلد مشہور کیا۔ یہ اُن کا

مقلدین کے خلاف فخریہ نام تھا۔ مگر یہ بھی اُن کو راس نہیں آیا' اس لئے کہ پورا ہندوستان مقلد اور اُن کے بیچ میں تنہا یہ غیر مقلد' اُن کو جلد ہی محسوس ہو گیا کہ وہ تمام مسلمانوں میں اچھوت بن کر رہ گئے' اُن کے بیشتر عقائد کی بنا پر عوام نے اُن کو وہابی کہنا شروع کر دیا۔ وہابی کا لفظ اُن کے لئے گالی سے بدتر تھا۔ اُن کو فکر ہوئی کہ اپنی جماعت کے لئے دل لبھاتا ہوا' چھپاتا ہوا اور تاریخ اسلام میں جگمگاتا ہوا نام ہو' اُن کو تاریخ اسلام میں کہیں (اہل حدیث) کا نام نظر پڑ گیا' بس اب کیا تھا' انھوں نے جھٹ سے اپنے لئے اس کا انتخاب کر لیا اور خود کو اہل حدیث کہنے لگے اور استمداد و اعانت کے لئے انگریزی سرکار کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انگریزی سرکار سے 'اہل حدیث' نام الاٹ کرانے کے چکر میں لگ گئے۔ اہلحدیث کے ایک بڑے اور معتبر عالم نے انگریزی سرکار کی خوشی حاصل کرنے کے لئے تنسیخ جہاد میں 'الاقتصاد' نامی ایک کتاب لکھ ڈالی' جس میں ثابت کیا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے۔ یہ مسلمانوں کا کام نہیں ہوسکتا۔ ایک نواب صاحب نے 'ترجمان وہابیہ' نامی کتاب لکھی جس میں انگریزوں سے لڑنے والوں کے خلاف خوب خوب زہر اگلا۔۔ غرض انگریزی سرکار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے گئے اور جب سرکار کو اپنی وفاداری کا یقین دلا دیا اور سرکار اُن کی وفاداری پر ایمان لا چکی تو محمد حسین صاحب بٹالوی نے جماعت غیر مقلدین کے مقتدر علماء کی رائے اور دستخط سے اپنی جماعت کے لئے 'اہل حدیث' کا لقب الاٹ کرانے کے لئے سرکار کی خدمت میں درج ذیل متن کی درخواست پیش کر دی جو سرکار انگریزی نے منظور کر لی' درخواست کا متن یہ تھا۔

برطانیہ سرکار سے 'اہل حدیث' نام الاٹ کرانے کی درخواست کا متن بخدمت جناب سکریڑی گورنمنٹ۔

میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواستگار ہوں

۱۸۸۶ء میں میں نے اپنے ماہواری رسالہ 'اشاعۃ السنۃ' میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی اور نمک حرام کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہند کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ہمیشہ سے انگریز سرکار کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔

ہم کمال ادب اور انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور اُن کو اہل حدیث نام سے مخاطب کیا جائے۔

اس درخواست پر فرقہ اہل حدیث کے تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں (اشاعۃ السنۃ ص ۲۴ جلد ۱۱ شمارہ ۲ بحوالہ غیر مقلدین کی ڈائری)

عقیدۂ امامت میں شیعہ اور اہل حدیث

شیعوں کے نزدیک عقیدۂ امامت:

شیعہ مذہب میں عقیدۂ امامت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے بقیہ تمام عقیدے اسی عقیدۂ امامت کی صیانت وحفاظت کے لئے تصنیف کیے گئے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک امامت کا عقیدہ توحید ورسالت کے عقیدہ پر فوقیت رکھتا ہے۔ عقیدۂ امامت **عماد الدین** (دین کا ستون) ہے۔ اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ نبی پر لازم ہے کہ امام کا تعین خود کرے' قوم کے حوالے نہ کرے' اور یہ کہ امام نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے۔ شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی تصریح فرمائی تھی اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

کی امامت اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا ابوجعفر محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی اور انھوں نے اپنے بیٹے سیدنا محمد بن حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کی تصریح فرمائی تھی۔ یہ کُل بارہ امام ہیں انھیں کی طرف شیعوں کا مشہور فرقہ امامیہ منسوب ہے جس کو اثنا عشریہ بھی کہتے ہیں۔ (منہاج السنۃ ج ۲ ص ۱۰۶)

امام غائب کے بارے میں اہلحدیث کا عقیدہ :

امام غائب اور بقیہ اماموں کے بارے میں غیر مقلدین کا عقیدہ قریب قریب وہی ہے جو اہل تشیع کا ہے چنانچہ غیر مقلدین کی ایک مشہور عالم اور مقتدر ہستی نواب وحید الزماں صاحب اپنی کتاب 'ہدیۃ المہدی' میں لکھتے ہیں: اگر سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان ہمارے زمانہ میں جنگ ہوتی تو ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوتے' اس کے بعد حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ پھر امام حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ ہوتے' ان کے بعد علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ' اُن کے بعد امام باقر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ' اُن کے بعد امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ' اُن کے بعد حضرت امام موسیٰ کاظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ' اُن کے بعد امام علی بن موسیٰ کاظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ' اُن

کے بعد امام محمد تقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ' اُن کے بعد امام محمد تقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ' پھر اُن کے بعد حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہوتے اور اگر ہم باقی رہے تو ان شاء اللہ اپنے امام غائب محمد بن (عبداللہ) حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہوں گے (ہدیۃ المہدی ص ۱۰۳)

اور سُنئے موصوف تحریر فرماتے ہیں:

یہ بارہ امام ہیں اور درحقیقت یہی حکمران ہے جن پر نبی کریم ﷺ کی خلافت اور دین کی ریاست ختم ہوتی ہے یہ آسمان علم ویقین کے آفتاب ہیں (ہدیۃ المہدی)

نواب وحید الزماں اس فصل کو ان دُعائیہ کلمات پر ختم فرماتے ہیں:

اللھم احشرنا مع ھؤلاء الائمۃ الاثنیٰ عشر وثبتنا علیٰ حبھم الیٰ یوم النشور

اے اللہ! ان بارہ اماموں کے ساتھ ہمارا حشر فرما اور قیامت تک اُن کی محبت پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔

غور فرمائیں کہ کیا مذکورہ کلام میں شیعی عقائد کے جراثیم صاف معلوم نہیں ہو رہے ہیں؟ کیا اس کلام میں شیعیت کی روح صاف نہیں جھک رہی ہے؟ کیا اہل سنت وجماعت کے کسی فرد کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے !!

شیعہ اور اہلحدیث دونوں متعہ کے قائل

متعہ سے مراد وقتی نکاح ہے یعنی مرد وزن کا جنسی تسکین حاصل کرنے کے لئے آپس میں وقتی وعارضی طور پر معاہدہ کر لینا ہے جب کہ سورۂ مومن میں ارشاد ہوا کہ تمہارے لئے وہ عورتیں حلال ہیں جن کے ساتھ تم دائمی نکاح کر لو۔ متعہ ایسا معاہدہ ہے جو چند دنوں کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور چند گھنٹوں کے لئے بھی' نہ اس میں ولی کی اجازت کی ضرورت اور نہ گواہوں کی۔ بس دونوں فریق تنہائی میں بیٹھ کر وقت اور فیس طے کرلیں اور آپس ہی میں

ایجاب وقبول کرلیں اور اس کرایہ پر لی گئی عورت سے خواہشات نفسانی کی تکمیل کریں۔
متعہ میں طلاق کی بھی ضرورت نہیں ہوتی' مقررہ وقت پورا ہونے پر خود بخود جدائی واقع ہوجائے گی۔ جدائی کے بعد نہ وارثت اور نہ عدت اور نہ نان ونفقہ۔ متعہ میں نہ اولاد کی جستجو ہوتی ہے اور نہ ہی میراث مقصود۔ اس عقد میں عورتوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں' ایک عورت سے بیسیوں مرتبہ متعہ ہوسکتا ہے اور کئی مردوں سے ایک عورت باری باری متعہ کرسکتی ہے اس میں حرمتِ غلیظہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
حضور نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے تیسرے دن اللہ رب العزت کے حکم سے متعہ کو حرام قرار دے دیا جو تا قیامت حرام ہی رہے گا۔ اہل سنت وجماعت متعہ کی حرمت پر متفق ہیں' اسلام کی نظر میں یہ زنا بالرضاء ہے۔ اسلام انسان کی تکریم کے لئے آیا ہے رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ (الاسراء) ہم نے بنی آدم کو عزت وتکریم بخشی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے **انما بعث لاتمم مکارم الاخلاق** مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کیا ممکن ہے کہ یہ اسلام کوئی ایسا قانون دے جس میں ایسی جنسی اباحت ہو اور عورت کے وقار کی اس حد تک توہین کی گئی ہو کہ جس کی نظیر ہمیں اباحیت پر قائم معاشروں کی قدیم وجدید تاریخ میں کہیں نہ مل سکے۔ قانون متعہ میں عورت کا مقام صرف ذلت ورُسوائی ہے اور اس کی حیثیت بالکل اس سودے کی طرح ہے جسے مرد جب چاہے ایک کے بعد دوسرا بغیر کسی حد وشمار کے بدلتا رہے۔ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے نوازا ہے کہ جہاں وہ ماں کی حیثیت سے عظیم مردوں اور عورتوں کو برابر طور پر جنم دیتی ہے وہاں اُسے ایک ایسا مرتبہ بھی دیا ہے جو ماں کے علاوہ کسی کو نہیں دیا۔ فرمایا: **الجنة تحت اقدام الامهات** جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

کیا اس بلند مرتبہ ماں کے شایانِ شان ہے کہ وہ اپنے اوقات یکے بعد دیگرے مختلف مردوں کی آغوشِ عشرت میں دادِ عیش دیتے ہوئے گزارے اور ایسا ہو بھی شریعت کے نام سے؟

شیعہ مذہب میں متعہ:

اہلِ تشیع کا مرغوب ترین اور پسندیدہ مسئلہ متعہ ہے جو تمام عبادتوں سے بڑھ کر عبادت اور تمام نیکیوں سے بڑھ کر نیکی ہے۔ شیعہ نہ صرف یہ کہ اس کو زنا تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس عمل پر اجر مستحق بھی قرار دیتے ہیں۔

برٹش عہد میں اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کام کراتی تھیں۔ زنا کی جتنی شکلیں ہوسکتی ہیں اُن میں سے سوائے زنا بالجبر کے کون سی شکل باقی رہ گئی۔ زنا تو عام طور پر ہوتا ہی رضامندی سے ہے۔ جب کوئی شخص طوائف کے یہاں کوٹھے پر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ طرفین سے رضامندی ہوتی ہے اور فیس بھی طے ہوتی ہے۔ اگر عیشِ بہار کا وقت بھی مقرر کرلیا جائے تو اسی کا نام متعہ ہے اور اس تعین وقت کے لئے ضروری نہیں کہ مدت لمبی ہی ہو، چند منٹ بھی ہوسکتے ہیں اور چند گھنٹے اور چند دن بھی۔۔ اگر ایک شخص دادِ عیش دے کر فارغ ہوجائے تو فوراً ہی دوسرا شخص اسی طرح عیش دے سکتا ہے اور یہ آمد و رفت کا سلسلہ پوری رات جاری رہ سکتا ہے۔

زنا و بدکاری ہر معاشرہ میں گھناؤنا اخلاقی جرم رہی ہے مگر شیعہ مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس میں نہ صرف یہ کہ زنا جائز بلکہ افضل اعمال بھی ہے اور متعہ شیعہ حضرات کے نزدیک صرف مسلمہ ہی سے نہیں بلکہ یہودیہ اور نصرانیہ حتیٰ کہ مشرکہ اور کافرہ سے بھی جائز ہے اور متعہ کے لئے غیر شوہر دار ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ شوہر دار سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے اور یہ بدکاری دو حقیقی بہنوں سے بیک وقت جائز ہے۔

شیعہ فرقہ چونکہ یہود کا ساختہ پرداختہ فرقہ ہے لہٰذا اس کے طور طریقوں کا پایا جانا

ضروری ہے جس طرح یہود نے اپنے اقتدار وتسلط کے لئے تاریخ کے ہر دور میں جنس (Sex) کا سہارا لیا ہے اسی طرح شیعوں نے بھی انسانی معاشرہ کو کھوکھلا کرنے کے لئے زنا وبدکاری پر متعہ کا نقاب ڈال کر اعلیٰ ترین عبادت کا درجہ دے دیا اور کہہ دیا کہ جو متعہ سے محروم رہا وہ جنت سے محروم رہے گا اور قیامت کے دن نکٹا اُٹھے گا (یعنی ذلیل وخوار ہوکر) اور اس کا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوگا۔

باقر مجلسی نے زنا وبدکاری کی حلت وجواز کو سرور کائنات ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ روایت اپنی کتاب 'منہج الصادقین' میں درج کی ہے۔ اس شرمناک روایت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں 'جو ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسین کا درجہ پائے گا اور جو دو مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسن کا درجہ پائے گا اور جو تین مرتبہ متعہ کرے گا وہ امیر المؤمنین کا درجہ پائے گا اور جو چار مرتبہ متعہ کرے گا وہ میرا درجہ پائے گا (یعنی معاذ اللہ رسول پاک کا درجہ)

باقر مجلسی متعہ (زنا) کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے 'حضرت ﷺ نے فرمایا جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا اُس نے ستر مرتبہ کعبہ کی زیارت کی' (عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ص ۱۴/۱۶/ لاہور)

'جس نے اس کار خیر (متعہ) میں زیادتی کی ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے مدارج اعلیٰ کرے گا یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گذر جائیں گے اُن کے ساتھ ملائکہ کی ستر صفیں ہوں گی' دیکھنے والے یہ کہیں گے کیا یہ مقرب فرشتے ہیں؟ یا انبیاء ورسل ہیں؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے سنت رسول پر عمل کیا یعنی متعہ کیا' اور یہ لوگ بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ (عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ص ۱۴/۱۶/ لاہور)

شیعوں کو جنت میں داخلہ کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف متعہ (زنا) جیسے کار خیر میں کثرت کرنے سے بغیر حساب وکتاب جنت میں داخلہ کا گارنٹی ہے۔

اہلحدیث مذہب میں متعہ:

اہلحدیث مذہب کی بنیاد بھی شیعوں کی طرح خواہشات نفسانیہ کی تکمیل اور شہوت پرستی پر ہے۔ یہ مقصد چاہے کسی حرام یا حلال طریقہ سے حاصل ہو اس کی قطعاً پرواہ نہیں۔

جو شخص بھی اس مذہب کا بغور مطالعہ کرے گا اور تعصب سے ہٹ کر ان کی کتب کی ورق گردانی کرے گا وہ یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ بہت ہی بے غیرت اور حیاء سے عاری لوگ ہیں۔ اہلحدیث اور شیعہ کا مسلکی رشتہ یگانگت ہے لہذا متعہ جیسے لذت بخش مسئلہ میں شیعوں سے کیسے الگ ہو سکتے تھے۔

اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ متعہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ نواب وحید الزمان اہلحدیث اپنی کتاب 'انزال الابرار' میں لکھتے ہیں المتعة ثابت جوازها قطعية للقرآن متعہ کا جواز قرآن کی قطعی آیت سے ثابت ہے (نزل الابرار ج۲)

'متعہ جائز ہے' (ہدیۃ المہدی ۱۱۰)

اس ناپسندیدہ مسئلے پر عمل کی اول و آخر ذمہ داری انہی لوگوں کے کندھوں پر ہے جنھوں نے مسلمان خواتین کی عصمتیں مباح قرار دیں اور مومن خواتین کی عزت و وقار کو رائیگاں ٹھہرایا ۔۔ اللہ تعالیٰ ایسے ناعاقبت اندیشیوں اور ایمان سے عاری اور عقل کے اندھوں سے بچائے جنھوں نے تکمیل خواہشات نفسانیہ کے نشہ میں زنا کو حلال قرار دیا ہے۔

لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی

شیعوں کی گستاخی:

صحابہ کرام پر طعن وتشنیع اور ان سے اظہار برأت شیعیت کا شعار ہے۔ باقر مجلسی اپنی

کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے: 'جب قائم الزماں ظاہر ہوں گے عائشہ کو زندہ کر کے اُس پر حد جاری کریں گے اور اُس سے حضرت فاطمہ کا انتقام لیں گے'

اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ جو صحابہ کرام پر طعن کرے وہ ملحد اور اسلام کا دشمن ہے اس کا علاج اگر توبہ نہ کرے تو تلوار ہے ۔۔ صحابہ کرام پر تبرا کرنے والا زندیق اور منافق ہے (الکبائر للذہبی)

اہلحدیث کی گستاخی:

اہلحدیث میں چونکہ رفض و تشیع کے جراثیم پوری طرح سرایت کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں فرقوں کے درمیان گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔ شیعوں کے مانند اہلحدیث بھی صحابہ کرام کو طعن و تشیع اور باطنی خباثتوں کا نشانہ بنانے میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔ شیخ عبدالحق بنارسی کا نام کون نہیں جانتا' اہلحدیث کے مشہور و معروف عمائدین اور علماء میں سے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں اُن کے تشیع زدہ الفاظ کو تاریخ نے محفوظ کر رکھا ہے:

'حضرت علی سے جنگ کر کے حضرت عائشہ مرتد ہو چکی تھیں' اگر بلا توبہ مری تو کفر پر مری'

(کشف الحجاب ص ۲۱ بحوالہ آئینہ غیر مقلدین ص ۲۳۹)

اہلحدیث مذہب میں جس طرح صحابہ کرام کا قول و فعل اور اُن کی رائے حجت نہیں ہے اسی طرح صحابہ کرام کا فہم بھی حجت نہیں ہے۔ فتاویٰ نذیریہ میں ہے: عائشہ اپنے فہم سے فرماتی ہیں کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ اس زمانہ میں ہوتے تو آپ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے' فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے (فتاویٰ نذیریہ/ص ۶۲۲)

اس مسئلہ کے ضمن میں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کو مسجد میں جانے

والی بات اپنی فہم سے فرمائی ہے، جو حجت شرعی نہیں۔ فتاویٰ نذیریہ کے مفتی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں زبردست گستاخی کی ہے۔ انھیں حضور ﷺ کے حکم کا مخالف بتایا ہے اور اُن کو قرآن کی آیت کے مصداق قرار دیا ہے ﴿ومن یشاقق الرسول من بعدما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ونصله جهنم وساءت مصیرا﴾ جو رسول سے اختلاف کرے گا جب کہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور مومنین کے علاوہ راستہ چلے گا تو ہم اس کو وہی حوالہ کر دیں گے جو اس نے اختیار کیا ہے اور اس کو جہنم میں پہونچا دیں گے۔

فتاویٰ نذیریہ کے مفتی کی بات ملاحظہ ہو: پھر اب جو شخص بعد ثبوت قول رسول وفعل صحابہ کی مخالفت کرے وہ اس آیت کے مصداق ہے، جو حکم صراحۃً شرع شریف میں ثابت ہو جائے اس میں ہرگز رائے و قیاس کو دخل نہ دینا چاہئے کہ شیطان اس قیاس سے کہ انا خیر منه حکم صریح الٰہی سے انکار کر کے ملعون بن گیا ہے اور یہ بالکل شریعت کو بدل ڈالنا ہے (فتاویٰ نذیریہ/ص ۶۲۲)

فتاویٰ نذیریہ کے مفتی کی گمراہی ملاحظہ فرمائیں، اُس نے در پردہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیسا زبردست حملہ کیا ہے۔ افسوس اس فتویٰ پر میاں نذیر حسین صاحب کا بھی بلا اختلافی نوٹ کے دستخط موجود ہے۔ مفتی کے اس بیہودہ کلام کا حاصل یہ نکلتا ہے:

(۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی ہے۔

(۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مسئلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کر کے آیت مذکورہ بالا کا مصداق ہوئیں۔

(۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دین کے حکم میں رائے اور قیاس کو دخل دے کر وہی کام کیا جو شیطان نے انا خیر منه کہہ کر کیا تھا۔

(۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معاذ اللہ یہ کہہ کر کہ موجودہ وقت عورتوں کو مسجد اور عیدگاہ جانا مناسب نہیں ہے، شریعت کو بدل ڈالنے کی جرأت کی۔

جس مسلمان کو ایمان کا ایک ذرہ بھی نصیب ہو جائے اُس کے لئے ام المومنین سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں اس طرح کی گستاخیوں کا تصور بھی محال ہوتا ہے۔ کسی بھی صحابی رسول کے بارے میں بغض ونفرت کا جذبہ پالنا حرام قطعی ہے۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ' جس نے اُن سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت لی وجہ سے اُن سے محبت کی' اور جس نے اُن سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھا' جس سے انھیں تکلیف پہونچائی اُس نے مجھے تکلیف دی' اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہونچائے گا تو قریب ہے کہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔ (ترمذی)

اکابر اُمت نے صحابہ کرام کے مقام ومرتبہ کو جانا تھا اس وجہ سے اُن کے قلوب میں اُن کی عظمت ومحبت اور اُن کا احترام تھا۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کا تذکرہ عقیدت ومحبت سے کیا جائے' اُن کا ذکر بُرائی سے کرنا حرام ہے۔

شیعوں کی صحابہ دشمنی:

صحابہ کرام کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اہل ایمان سے دشمنی یہود کا شیوہ اور کافروں کی علامت ہے۔ شیعہ بھی چونکہ اپنی عادات واطوار عقائد وخصوصیات کے اعتبار سے یہود کا ایک فرقہ ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیعیت یہودیت ہی کا چربہ ہے۔ ابن عبدالبر صدیوں پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہودی اور رافضی ایک ہی سکہ کے دو رُخ ہیں' ابن عبدالبر نے یہودیوں اور رافضیوں کے درمیان عقائدی مماثلت ومشابہت کی نشاندہی کی ہے۔

شیعۂ یہود کے مانند مخلصین مومنین خصوصاً صحابہ کرام سے جو کہ روئے زمین پر پاکیزہ اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جماعت ہیں دلی بغض اور عداوت رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں یہود ومشرکین کو مومنین کا شدید دشمن بتایا ہے ﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ

عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ﴾ (المائدہ) مومنین کا سخت ترین دشمن لوگوں میں سے یہود اور مشرکین کو پائے گا۔

یہود کے مانند شیعہ بھی صحابہ کرام کے سب سے بڑے اور بدترین دشمن ہیں' کفار قریش کی صحابہ دشمنی قبول اسلام کے بعد محبت صحابہ میں تبدیل ہوسکتی ہے مگر شیعوں کی دشمنی حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جلائے جانے کے بعد بھی ہرگز نہیں بدل سکتی۔ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ کو خدا کہنے والی ایک جماعت کو آپ نے آگ میں جلایا تھا مگر جلتے وقت بھی انہوں نے شرک و بغض صحابہ نہ چھوڑا۔ عمرو بن شرجیل کا یہ قول بڑا عبرت آموز ہے کہتے ہیں کہ رافضی' یہود و نصاریٰ سے بھی ایک قدم آگے ہیں۔ اگر یہود سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں سب سے افضل کون ہے تو وہ جواب دیں گے اصحاب موسیٰ۔ عیسائیوں سے یہی سوال پوچھا جائے تو وہ کہیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری۔ لیکن اگر رافضیوں سے پوچھا جائے کہ من شر اهل ملتكم تمہاری ملت سے بدترین لوگ کون ہیں تو یہ بدبخت کہیں گے اصحاب محمد ﷺ۔ (العیاذ باللہ)

امام باقر فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ سوائے تین (ابوذر' مقداد' سلمان کے) مرتد ہو گئے تھے انہوں نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کیا جب سب لوگ حضرت علی کو بھی لے آئے اور امیرالمؤمنین نے بھی مجبوراً ابوبکر کی بیعت کرلی پھر اُن صحابہ نے بھی امیر کی اتباع میں بیعت کرلی (تفسیر صافی ص ۳۸۹ ج ۳ پ ۴)

مامقانی نے ارتداد صحابہ کی روایت کو متواتر کہا ہے (تنقیح المقال ص ۱۲۶ ج ۱)

تقریب المعارف میں روایت ہے کہ حضرت زین العابدین سے اُن کے آزاد کردہ غلام نے کہا میرا جو آپ پر حق الخدمت ہے اُس کی وجہ سے حضرت ابوبکر و عمر کا حال سنائے۔ حضرت فرمود ہردو کافر بودند وہر کہ ایشاں دوست دارد کافر است (حق الیقین ص ۵۲۲)

اہلحدیث کی صحابہ دشمنی:

صحابہ کرام کے بارے میں بُری ذہنیت شیعیت کی دین ہے۔ جن کے دل ودماغ میں شیعیت اور رافضیت کے جراثیم ہوتے ہیں انھیں کی زبان سے صحابہ کرام کے بارے میں اُن کی عظمت وشان کے خلاف بات نکلتی ہے۔ اہلحدیث نے توہین صحابہ کرام کے علاوہ کوئی اور جرم نہ بھی کیا ہوتا تو یہی اُن کو گمراہ ہونے کے لئے کافی تھا لیکن یہ لوگ توہین صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ سینکڑوں قسم کی ضلالتوں میں مبتلا ہیں۔

اہلحدیث کے مشہور عالم نواب وحید الزماں نے اپنی کتاب 'کنز الحقائق' میں اپنی جماعت کا عقیدہ بیان کیا ہے: صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم کہنا مستحب ہے لیکن ابوسفیان' معاویہ' عمرو بن العاص' مغیرہ بن شعبہ اور سمرہ بن جندب کو رضی اللہ عنہ کہنا مستحب نہیں ہے۔ (کنز الحقائق ص۲۳۴)

خطبہ میں خلفائے راشدین کا تذکرہ شیعہ اور اہلحدیث کے نزدیک بدعت ہے۔ نامور اہلحدیث وحید الزماں لکھتے ہیں: اہل حدیث خطبہ میں بادشاہ وقت اور خلفاء کے ذکر کا التزام نہیں کرتے کہ یہ بدعت ہے (نزل الابرار)

وحید الزماں مزید لکھتے ہیں: ۔بعض صحابہ بھی فاسق ہیں' (نزل الابرار)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ امیر معاویہ کو نفوس مقدسہ پر قیاس کیا جائے' وہ نہ مہاجرین میں سے ہیں اور نہ انصار میں سے' اور نہ وہ نبی کریم ﷺ کے خدمت میں رہے۔ وہ تو ہمیشہ آپ ﷺ سے جنگ کرتے رہے اور اسلام لائے بھی تو فتح مکہ کے دن ڈرکر' رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو مشورہ دیا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ' زبیر اور طلحہ کو قتل کردیں' اہلحدیث کا نصاب' سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمرو بن عاص کے بارے میں لکھتے ہیں: مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش تھے (رسالہ اہلحدیث جلد۹۲)

حکیم فیض عالم صاحب اہلحدیث' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں: اس شعر میں دوسرے نمبر پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے جو ابن سبا کے کیمونسٹ نظریہ سے متاثر ہوکر ہر کھاتے پیتے مسلمان کے پیچھے لٹھ لیکر دوڑتے تھے (خلافت راشدہ ص۱۴۳)

یہی حکیم' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتا ہے۔ 'پس اُوسنو بہت صاف صاف اور موٹے مسائل میں بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلطی کرتے تھے ان مسائل کے دلائل سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے خبر تھے (طریق محمدی ص۴۰)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں: 'خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تفسیر سے دلیل قائم نہیں ہوسکتی بالخصوص اختلاف کے موقعہ پر (بدور الاہلہ)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: 'صحابی کا فعل حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا (اتاج المکلل)

نواب صاحب کے صاحبزادے نورالحسن لکھتے ہیں: 'اصول میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں' (عرف الجادی)

میاں نذیر حسین صاحب لکھتے ہیں:

'صحابہ کے افعال سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' (فتاویٰ نذیریہ ص۱۹۶)

اہلحدیث کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ بعد میں آنے والے مسلمان صحابہ کرام سے بھی افضل ہوسکتے ہیں۔ عہد صحابہ کرام کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہوئے بھی جو صحابہ کرام سے افضل تھے ۔۔ وحیدالزماں لکھتے ہیں: آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ **خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم** ۔۔ یہ لازم نہیں آتا کہ بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں سے افضل نہ ہوں' اس لئے کہ بہت سے اس امت کے متاخرین علماء علم و معرفت اور سنت کی نشر واشاعت میں عوام صحابہ سے افضل تھے اور یہ وہ بات ہے جس کا کوئی عاقل انکار نہیں کرسکتا (ہدیۃ المہدی ص۹۰)

تمام اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ خلفائے راشدین کا عمل مستقل سنت ہے اور اُن کی سنت کی اتباع بحکم حدیث نبوی علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین لازم ہے۔ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور اس پر بہت سے شرعی دلائل ہیں لیکن اہلحدیث کے علماء کا یہ مذہب نہیں ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ ہم خلفائے راشدین کی انھیں سنتوں کو قبول کریں گے جو حضور ﷺ کے قول و عمل سے موافق ہوگی۔ خلفائے راشدین کی مستقل سنت دین میں حجت نہیں ہے' چنانچہ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں علیکم بسنتی ---والی حدیث کی شرح میں اپنی اس بات کو بڑی قوت سے بیان کیا ہے (دیکھو تحفہ)

اہلحدیث اور شیعہ کا مسئلہ اجماع سے انکار

اہلحدیث کی ایک گمراہی یہ ہے کہ وہ اجماع کے منکر ہیں۔ اُن کے نزدیک اسلامی عقیدہ کے اصول صرف کتاب وسنت ہیں حتیٰ کہ اجماع صحابہ کے بھی منکر ہیں۔ اُن کا یہ عقیدہ بھی شیعوں کے ساتھ توافق اور مسلکی موافقت کا مظہر ہے۔ شیعہ اور اہلحدیث کے علاوہ کوئی فرقہ ہمارے علم میں ایسا نہیں کہ جس نے اجماع کا انکار کیا ہو وہ اجماع کہ جس کے اصول دین ہونے پر صحابہ کرام' خلفائے راشدین اور پوری اُمت کا اتفاق ہے۔ اجماع کا انکار روافض کا مذہب ہے اہل سنت کا مذہب نہیں۔ اہلحدیث بھی اس مسئلہ میں شیعوں کے ساتھ ہیں۔ اُن کے عقیدہ کی تفصیل نواب نورالحسن نے 'عرف الجادی' میں کی ہے وہ لکھتے ہیں

'دین اسلام کی اصل صرف دو ہیں' کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (عرف الجادی)
اجماع کوئی چیز نہیں ہے (عرف الجادی)

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اجماع کی اس ہیبت کو دلوں سے نکال دیں جو دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے (عرف الجاوی)

جو اجماع کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ بہت بڑا ہے کیونکہ وہ اس کو ثابت نہیں کرسکتا (عرف الجاوی) حق بات یہ ہے کہ اجماع ممنوع ہے (عرف الجاوی) اجماع جس کا وقوع اور ثبوت ممکن ہے ہم اُسے حجت شرعیہ تسلیم نہیں کرتے (عرف الجاوی)

حضور ﷺ کے وصال کے بعد اُمت کی رہنمائی کے لئے قرآن وسنت موجود تھیں لیکن قرآنی آیات وسنت رسول کی تعبیر وتفسیر غلط طور پر پیش کئے جانے کا خطرہ تھا جیسا کہ آج کل بھی گمراہ لوگ قرآن وسنت کا نام لے کر گمراہی دے دینی پھیلا رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ آنے والی نسل کے لئے کتاب وسنت کی تشریح اور مفہوم کی توضیح سے متعلق غلط اور صحیح کے جانچنے کے لئے ایک معیار اور کسوٹی مقرر کردی جائے۔ یہ معیار اجماع امت ہے چنانچہ سورہ نساء میں فرمایا سبیل المؤمنین سے انحراف جہنم ہے ﴿ومن یشاقق الرسول من بعدما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ونصله جهنم وساء ت مصیرا﴾ جو رسول سے اختلاف کرے گا جب کہ کھل چکی ہے اس پر سیدھی راہ اور مومنین کے علاوہ راستہ چلے گا تو ہم اس کو وہی حوالہ کردیں گے جو اس نے اختیار کیا ہے اور اس کو جہنم میں پہونچادیں گے۔ جو مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا ہم اُس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ سبیل المؤمنین' مومنوں کا راستہ ہے۔ اس آیت میں اولا بالذات خلفائے راشدین ابوبکر وعمر عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر تمام صحابہ کرام اور اُمت کے ارباب حل وعقد ائمہ مجتہدین کے راستے کو سبیل المؤمنین اور اُن کے راستے پر چلنے کی قرآن نے ہدایت دی ہے۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی اور اجماع امت کی مخالفت سے انسان توفیق الٰہی سے محروم ہوجاتا ہے اور شیطان کے ہاتھ میں محض ایک کھلونا بن کر رہ جاتا ہے اور وہ جیسے چاہتا ہے اُسے تگنی کا ناچ نچاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے نجات پانے والے جنتی فرقہ کا نام 'الجماعۃ' اور 'سواد اعظم' بتایا یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت' اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام اہلسنت وجماعت ہوا۔ اہلسنت وجماعت کے سوا تمام فرقے باطل وگمراہ ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ان اللہ لایجمع امتی علی ضلالۃ وید اللہ الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار (ترمذی' مشکوۃ)

اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا اکثریت پر اللہ تعالیٰ کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔

یہ امت ساری گمراہ نہ ہوگی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ حق پر رہے گا یہ اس اُمت کی خصوصیت ہے اس میں اشارتاً فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے علماء اولیاء متفق ہو جائیں۔ وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے۔

اجماع اُمت کا حجت ہونا یہ بھی جماعت اہلسنت کی ہی خصوصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دست کرم جماعت پر ہے اس سے مراد حفاظت رحمت اور مدد ہے یعنی اللہ تعالیٰ جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائیگا۔ حدیث شریف میں ہے جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ لہذا جس کام کو عام علماء صلحاء اور عوام مسلمین اچھا جانیں وہ اچھا ہی ہے۔ خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ اگر کسی بستی میں ایک سُنی ہے سب بدمذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہوگا کیونکہ وہ صحابہ کرام سے اب تک کی جماعت کے ساتھ ہے۔ یہ حدیث تاقیامت بدمذہبیت سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے اگر مسلمان اس حدیث کو پیش نظر رکھیں تو چھوٹے چھوٹے فرقے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

اجماع امت دلیل قطعی ہے اس کا انکار ویسا ہی کفر ہے جیسے حضور ﷺ کی مخالفت کفر ہے اللہ تعالیٰ نے مخالفت رسول اور مخالفت اجماع دونوں کی سزا جہنم قرار دی ہے۔

خلفاء راشدین کے بارے میں اہلحدیث اور شیعہ کا عقیدہ

اہلسنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اُن کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہے۔

اسی طرح اہل سنت وجماعت کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضرات صحابہ تمام اُمت میں افضل ہیں اور اُن میں سابقین اولین افضل ہیں۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں اہل سنت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

انصار ومہاجرین دونوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتے تھے اور مقدم مانتے تھے۔۔ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر مقدم نہیں مانتا اور فضیلت نہیں دیتا وہ دراصل شیعہ عقیدہ کو اختیار کرتا ہے۔ اہلحدیث کی رائے اور عقیدہ بھی شیعوں سے ہم آہنگی اختیار کرتا ہے۔

اہلحدیث وحید الزماں خاں لکھتے ہیں: اکثر اہل سنت وجماعت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے افضل' صدیق اکبر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو قرار دیتے ہیں لیکن مجھے اس پر کوئی قطعی دلیل نہیں مل سکی (ہدیۃ المھدی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں تو مسلمانوں میں ایک عام آدمی ہوں' اُن کا یہ قول تواضع پر محمول ہے (ہدیۃ المھدی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب 'ازالۃ الخفاء' میں اہل سنت کی ترجمانی کرتے ہوئے خلفائے راشدین کی فضیلت حسب ترتیب خلافت ثابت کی ہے۔ وحید الزماں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 'ترجیح اور فضیلت دینے پر حضرت شاہ صاحب نے کوئی قطعی دلیل پیش نہیں کی ہے جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے وہ سب اندازے اور تخمینہ کی باتیں ہیں جو اس مقام پر مناسب نہیں (ہدیۃ المھدی)

اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کا رد کرتے ہوئے وحید الزماں لکھتے ہیں:

'یہ نہ کہا جائے کہ شیخین کی افضلیت ایک اجماعی مسئلہ ہے کہ علماء نے اس کو اہل سنت و جماعت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے اس لئے کہ اجماع کا دعویٰ ہمیں تسلیم ہی نہیں ہے۔ اجماع کے لئے کوئی مستند دلیل ہونی چاہیئے' یہاں مستند دلیل کہاں ہے (ہدیۃ المہدی)

خلفائے راشدین کی افضلیت کے بارے میں یہ ہے اہلحدیث کا عقیدہ جو شیعوں کے عقیدہ سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔

اہلحدیث اور شیعہ مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں

ایک مجلس کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ہے کہ جس میں شیعہ اور اہلحدیث ایک ہی صف میں کھڑے اور ایک ہی فضا میں اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں:

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

شیعہ اور اہلحدیث کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اُسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے' اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور اُن کا نیا مذہب قبول کرلیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔۔ تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں اور شیعوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کرلئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے اُن کی طرف آجائیں۔

واضح رہے کہ صحیح مسئلہ اس طرح ہے کہ شوہر چاہے یوں کہے کہ تجھے تین طلاق۔ یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے

اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دے، چاہے کئی مجلسوں میں، جیسے کہ کسی کو تین مکان بیچنے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بک جائیں گے۔ چاہے وہ تینوں مکان ایک ہی مجلس میں بیچے، چاہے کئی مجلسوں میں۔۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں مکان اور بکے صرف ایک مکان، اُسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح سے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک، اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر جمہور صحابہ کرام، تابعین عظام اور چاروں ائمہ اسلام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔ عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ آیت کریمہ ﴿فان طلقها فلا تحل﴾ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی (جب تک کہ وہ حلالہ نہ کرے) جیسے کہ بیوی سے جب کہا تجھے تین طلاق ہے۔ یا طلاق بتہ۔ اسی پر عالموں کا اتفاق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے تو یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے جو اپنے کو حنبلی کہتا تھا۔ اس کے مذہب کے اماموں نے اس کا رد کیا یہاں تک کہ عالموں نے فرمایا کہ ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر ہے (تفسیر صاوی جلد اول)

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا: 'اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نہ سنا ہوتا۔ یا یوں فرمایا کہ اگر میں نے اپنے والد سے جد امجد ﷺ کی یہ حدیث شریف نہ سنی ہوتی کہ جو اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا مبہم (اکٹھی تین طلاقیں) دے تو وہ بغیر حلالہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ تو عائشہ سے میں رجعت کر لیتا' (سنن کبریٰ، بیہقی)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم

ہو گیا کہ چاہے تین طلاقیں ایک دم اکٹھی دے' چاہے تین طہروں میں ۔ بہرصورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنا دیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ۔ شارح مسلم شریف امام نووی شافعی لکھتے ہیں : جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق' تو امام شافعی' امام مالک' امام اعظم ابوحنیفہ' امام احمد بن حنبل اور سلف وخلف کے جمہور عالموں نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی (مسلم شریف)

تین طلاق اور شیعہ مذہب :

شیعوں کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہیں ۔ اہل تشیع کی مشہور ومعروف کتاب فروع کافی میں ہے عن ابی جعفر علیہ السلام قال ایاك والطلقات الثلاث فی مجلس فانهن ذولت ازواج (ج۲ ص۹۱۷۸)

ابوجعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جن عورتوں کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی گئی ہوں اُن سے نکاح کرنے سے بچنا کیونکہ وہ خاوند والی ہیں (یعنی ابھی تک وہ پہلے شوہر پر حرام نہیں ہوئیں)

تین طلاق اور اہلحدیث مذہب :

اہلحدیث ذہنی طور پر شیعوں سے بہت زیادہ قرب رکھتے ہیں اس لئے یہ شیعوں سے کیسے الگ رہ سکتے ہیں ۔

اہلحدیث کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط' ساری حدیثیں غلط' چاروں ائمہ مجتہدین اور سلف وخلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں سب پڑ جائیں گی جس پر بہت بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط' اس کے بارے میں نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط ۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط' اور صحابہ کرام کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہونا سب غلط ۔ البتہ ابن تیمیہ جو اُمت میں انتشار اور فتنے پیدا کرنے کے لئے

کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے یعنی اہلحدیث غیر مقلدین کے نزدیک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن تیمیہ نے سمجھا (نعوذ باللہ من ذالک)

دماغ میں خرابی اور فتوری کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بناڈالا تو اہل سنت وجماعت (حنفی' شافعی' مالکی' اور حنبلی) علماء نے اُس کا رد کیا اور اُسے گمراہ وگمراہ گر قرار دیا' لیکن اہلحدیث ہیں کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انھوں نے شریعت سے بغاوت کرنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کرلی اور اُسے اپنا امام وپیشوا بنالیا۔

اہلحدیث اور شیعہ مذہب کے فقہی مسائل

شیعہ مذہب کے مسائل :

☆ ایک بڑے مٹکے میں کتے کے پیشاب وغیرہ کرنے سے وہ پانی پاک ہی رہتا ہے (فروع کافی جلد سوم کتاب الطہارۃ)

☆ قے' زرد پانی اور کچلو بھی پاک ہے (المبسوط ص ۲۸)

☆ پاخانہ کا بھرا ہوا ٹوکرا اگر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک ہی رہتا ہے (استبصار' وسائل الشیعہ)

☆ اگر کنوئیں میں خون وشراب یا خنزیر گر پڑے تو بیس ڈول نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے (تہذیب الاحکام' وسائل الشیعہ)

☆ تھوک سے استنجاء جائز ہے (فروع کافی جلد ۳)

☆ خنزیر کی کھال سے بنے ہوئے ڈول سے نکالا گیا پانی پاک ہے (فروع کافی جلد سوم' وسائل الشیعہ)

☆ جس پانی سے استنجاء کیا گیا وہ استعمال شدہ پانی بھی پاک ہے (تحریر الوسیلہ جلد اول)

☆ استنجاء میں استعمال شدہ پانی اگر کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا (وسائل الشیعہ)

☆ گدھے اور خچر کا بول اور لید (پیشاب پاخانہ) ناپاک نہیں ہیں (المبسوط۔ کتاب الطہارۃ)

☆ مذی اور ودی دونوں پاک ہیں۔ اگر کپڑے یا جسم پر لگ جائیں تو اس کا دھونا اور انہیں دور کرنا کوئی ضروری نہیں (المبسوط' مذاہب الخمسہ)

☆ دوران نماز اگر مذی یا ودی نکل کر ایڑیوں تک بہہ جائے تو اس سے نہ نماز ٹوٹی نہ وضو گیا (فروع کافی جلد سوم) ☆ جنابت کے غسل کے لئے استعمال شدہ پانی پاک ہے (المبسوط جلد ا)

☆ ہوا خارج ہونے سے اس وقت وضو جاتا ہے جب اس کی آواز پیدا ہو یا اس کی بو ناک میں چڑھے (فروع کافی' وسائل الشیعہ) ☆ 'ران' کا پردہ نہیں (من لا یحضرہ الفقیہ)

☆ عورت کی دُبر میں وطی کرنے سے نہ اس کا روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اُس پر غسل کا وجوب (وسائل الشیعہ' تہذیب الاحکام) ☆ خون اور پیپ وغیرہ سے وضو نہیں ٹوٹتا (الفقہ علی المذاہب الخمسہ)

☆ اُڑنے والے تمام جانوروں کی بیٹ پاک ہے نیز حلال جانوروں اور چوپایوں کا گوبر و پیشاب پاک ہے (الفقہ علی المذاہب الخمسہ)

☆ سجدہ تلاوت کے لئے وضو کی ضرورت نہیں ہے (الفقہ علی المذاہب الخمسہ)

☆ پکی ہوئی ہنڈیا میں مرا ہوا چوہا ملے تو شوربا گرا دو اور بوٹیوں کو کھا جاؤ (وسائل الشیعہ' فروع کافی)

☆ چوہا اور کتا اگر تیل یا گھی میں گر پڑے تو گھی یا تیل بدستور پاک رہے گا (فروع کافی)

☆ ہر حیوان بلکہ کتا اور خنزیر جب تک زندہ ہے پاک ہے (المبسوط)

☆ جنبی (حالتِ ناپاکی) کی اذان بلا کراہیت جائز ہے (تہذیب الاحکام' وسائل الشیعہ)

☆ دوران نماز بچے کو دودھ پلانے سے نماز نہیں ٹوٹتی (وسائل الشیعہ)

☆ دوران نماز بیوی یا لونڈی کو سینے سے لگانا جائز ہے (وسائل الشیعہ)

☆ دوران نماز آلہ تناسل سے دل بہلانا جائز ہے (وسائل الشیعہ جلد چہارم)

☆ نجس ٹوپی اور موزہ پہنے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے (المبسوط)

☆ سونے چاندی پر زکوۃ واجب نہیں (وسائل الشیعہ)

☆ عورت کے ساتھ دُبر میں وطی کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (وسائل الشیعہ)

☆ وطی فی الدبر جائز ہے (وسائل الشیعہ' تہذیب الاحکام)

☆ گھوڑے کا گوشت کھانا سنت رسول ہے (تہذیب الاحکام' وسائل الشیعہ)

☆ کوا کھانا حلال ہے (تہذیب الاحکام' وسائل الشیعہ) ☆ گدھا حلال ہے (وسائل الشیعہ)

☆ سُنی کی دُکان سے خریدا ہوا حلال گوشت خنزیر سے زیادہ حرام ہے (تہذیب الاحکام' وسائل الشیعہ)

اہلحدیث مذہب کے فقہی مسائل:

مذہب شیعہ اور مذہب اہلحدیث میں عقائد کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل میں بھی بہت توافق دیکھا نیت ہے۔ شیعوں اور اہلحدیث مذہب کے فقہی مسائل کے موازنہ سے یہ واضح ہو جائیگا کہ دونوں فرقوں میں کس قدر ہم آہنگی ہے:

☆ پانی میں نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا خواہ وہ نجاست آدمی کا پیشاب پاخانہ ہو یا جانور کا یا شراب ہو یا سور کا گوشت یا اس کا خون ہو یا کتے کا لعاب ہو یا اس کے بدن کی کوئی نجاست ہو (عرف الجادی) ☆ کتا کنوئیں میں گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا (فتاویٰ نذیریہ)

☆ آدمی کا پیشاب پاخانہ اصلاً پاک ہے (عرف الجادی)

☆ کتوں کا پیشاب نجس نہیں ہے (ہدایۃ المھدی)

☆ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کا پیشاب پاک ہے (تحفہ جلد اص ۸۷)

☆ نجس چیز پر ناپاکی کا اثر نہ ہو تو پاک ہے (کنز الحقائق) ☆ منی پاک ہے (بدور الاہلہ)

☆ عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے (فقہ محمدیہ کلاں)

☆ غلّے اگر پیشاب میں پڑے رہیں اور وہ پھول بھی جائیں، پھر اس کو پانی میں ڈبو دیا جائے اور خشک کر لیا جائے تو وہ پاک ہوگا (نزل الابرار) ☆ نجاست سے رنگا گیا کپڑا پاک ہے (نزل الابرار)

☆ خون پیپ اور قے پاک ہے (نزل الابرار) ☆ شرابی کا جھوٹا پاک ہے (نزل الابرار)

☆ کنوئیں میں نجاست، خون اور جانور گر کر پھول پھٹ جائے تو اس کنوئیں کا پانی پاک ہے (نزل الابرار) ☆ چوہا شراب میں پڑ جائے پھر وہ شراب سرکہ بن جائے تو سرکہ پاک ہے (نزل الابرار)

☆ شراب سے بنی ہوئی خوشبودار پینے کی چیزیں پاک ہیں اُن کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے (نزل الابرار) ☆ کتے اور خنزیر کا جوٹھا پاک ہے (ہدیۃ المھدی)

☆ خون خنزیر اور شراب پاک ہے (عرف الجادی) ☆ خون اور قے سے وضو نہیں ٹوٹتا (عرف الجادی)

☆ سجدۂ تلاوت کے لئے وضو ضروری نہیں، بلا وضو بھی جائز ہے (کنز الحقائق)

☆ جنبی (حالتِ ناپاکی میں) اذان دے سکتا ہے (عرف الجادی)

☆ کتے کو اُٹھا کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (نزل الابرار)

☆ اموال تجارت میں زکوٰۃ نہیں (عرف الجادی)

☆ ماں باپ اور اولاد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے (عرف الجادی)

☆ ایک بکری کی قربانی سب کے لئے کافی ہوگی اگرچہ سو آدمی ایک مکان میں ہوں (بدور الاہلہ)

☆ نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں' بلا گواہ بھی نکاح درست ہے (عرف الجادی)

☆ شراب ملی ہوئی دوائیں جائز ہیں (کنز الحقائق)

☆ شراب سے گندھا ہوا آٹا اور اُس سے پکی ہوئی روٹی کھانا جائز ہے (کنز الحقائق)

☆ پانی میں مرنے والی مچھلی کھانا حلال ہے (کنز الحقائق)

☆ چوہے کا پاخانہ اگر روٹی کے بیچ پایا گیا ہو تو اس کو کھانا جائز ہے (کنز الحقائق)

☆ سڑا گوشت چربی اور بدبودار کھانا جائز ہے ☆ گھوڑا حلال ہے (صحیفہ اہلحدیث)

☆ ہاتھی اور خچر کھانا حلال ہے (کنز الحقائق) ☆ کافر کا ذبیحہ حلال ہے (کنز الحقائق)

☆ سب دریائی جانور حلال ہیں یہاں تک کہ کتا خنزیر اور سانپ بھی حلال ہیں (نیل الاوطار)

☆ کچھوا' کوکرا' گھونگا حلال ہیں (فتاوی ثنائیہ) ☆ جنگلی گدھا حلال ہے (فقہ محمدیہ)

☆ عورت کی دُبر میں وطی کرنے سے نہ اس کا روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اُس پر غسل کا وجوب (کنز الحقائق) ☆ ضب (گھوڑ پھوڑ' گوہ' سوسمار) حلال ہے (صحیفہ اہلحدیث)

اللہ تعالیٰ نے دراصل اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ان جانوروں کا گوشت خوب کھائیں مگر وہ متبرک کھانا جس پر قرآن شریف درود شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا اُن کو نصیب نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک یہ متبرک کھانا حرام ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک ایصال ثواب کی غرض سے دی ہوئی بزرگوں کی فاتحہ اور نیاز حرام ہے اور کتے خنزیر منی مُردار جانور وغیرہ ان کے لئے حلال ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو حق پر قائم رکھے اور جمہور علماء واُمت کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابن تیمیہ اور اُس کی پیروی کرنے والے اہلحدیث کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے (آمین بجاہ سید المرسلین)

وَصَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ